یا اللہ جل جلالہٗ — یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

زیرِ سرپرستی عالم فقیہ اعظم حضرت مولانا ابوالخیر محمد نور اللہ صاحب النعیمی بانی و مہتمم دار العلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال تعالیٰ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینہون عن المنکر و اولٰئک ہم المفلحون

ترجمان

سلسلہ ع ۱۱
انجمن حزب الرحمان شعبہ تبلیغ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع منٹگمری کا تبلیغی و اصلاحی

(مرتبہ)
فقیر قادری ابوالضیاء محمد باقر ضیاء النوری صدر المدرسین دار العلوم و صدر انجمن حزب الرحمان بصیر پور

بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ جولائی ۱۹۵۸ء

یادگار سید الشہداء شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

در رسالہ مولانا غلام حسین صاحب خطیب [illegible] مع تکمیل

صبر و رضا کا درس دکھا حسین نے / گھر سارا راہِ حق میں لٹایا حسینؓ نے
مقصود تھی حفاظتِ دینِ محمدی / کربل کو اسلئے تھا بسایا حسین نے
صدیق جسکو صدق سے سرسبز کر گئے / گرنے سے اُس شجر کو بچایا حسین نے
وہ دیں جسے عمر کی امارت پہ ناز تھا / خاطر اُسی کی سر بھی کٹایا حسین نے
عثمان نے جس پہ کردیا تھا مال و جاں فدا / اُس دیں کی آبرو کو بڑھایا حسین نے
مولیٰ علی کے نام کا باطل کے سامنے / تاریکِ شب میں گیس جگایا حسین نے
اکبر اٹھارہ سال کے بیٹے جوان کو / ٹوٹی کمر سے لاشہ اُٹھایا حسین نے
سر کارواں کے دے دیئے پر ہاتھ نہ دیئے / سر اپنا نیزے پر بھی چڑھایا حسین نے
اتنی مصیبتوں میں بھی شکر خدا کیا / کیا بندگی کا جشن منایا حسین نے
صابر کیساتھ حصہ ضیاءؔ کا بھی ہوگیا / اسکو بھی اپنا واصف بنایا حسین نے

۷۸۶

صحابہ کرام اور قرآن کریم

صحابہ کرام کی شان میں قرآن مجید کی بیشمار آیتیں ہیں یہاں باختیار بعض کا ذکر کیا جاتا ہے آیت

اللہ تعالیٰ کیطرف سے وعدہ خلافت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ترجمہ اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور اُنہیں اس زمین میں خلافت دیگا جیسی اُن سے پہلوں کو دی اور ضرور اُن کیلئے جما دیگا انکا وہ دین جو انکے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور انکے اگلے خوف کو امن سے بدل دیگا"

شانِ نزول

ہجرت کے بعد بھی قریش باز نہ آئے اور روزمرہ طرح طرح کی دھمکیاں دیتے صحابہ کرام ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئیگا کہ ہمیں امن میسر ہوگا اور ہتھیاروں کے بار سے ہم سبکدوش ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمین عرب سے کفار مٹا دیئے گئے مسلمانوں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک اللہ تعالیٰ نے اُنکے لئے فتح فرمائے بڑی بڑی حکومتوں کے خزائن قبضہ میں آئے اور دنیا پر انکا رعب چھا گیا (فائدہ) اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپکے بعد ہونیوالے خلفاء راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ انکے زمانہ میں فتوحات عظیمہ ہوئیں اور کسریٰ وغیرہ ملوک کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن و تمکین اور تسلط اور دین کا غلبہ حاصل ہوا بلکہ اصحاب ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دور خلافت اس آیت کا پورا پورا مصداق و مظہر بنتا ہے کیونکہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تو اندرونی کشمکش میں ہی گذری تھی تمکین دین متین اور قیام امن تو پہلے ہی حاصل ہو چکا تھا بہر حال یہ آیت خلافت راشدہ پر مبین دلیل ہے نیز یہ معنی حدیث پاک سے بھی پوری مطابقت رکھتا ہے۔ ترمذی و ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت میرے بعد تیس ۳۰ سال ہے پھر ملک ہوگا اسکی تفصیل یوں ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو ۲ برس تین ماہ اور حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دس ۱۰ سال چھ ماہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بارہ ۱۲ سال اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ کی خلافت چار ۴ سال نو ۹ ماہ اور حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چھ ۶ ماہ ہوئی آیت ۲

ارشاد ہوا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۵ ترجمہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور انکے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے انکی علامت انکے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ انکی صفت توراۃ میں ہے اور انکی صفت انجیل میں چنانچہ تمام صحابہ کرام ان اوصاف سے موصوف تھے ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ الَّذِيْنَ مَعَهٗ کا اشارہ حضرت صدیق اکبر کیطرف ہے کیونکہ معیت خاصہ آپکا ہی حصہ ہے۔ ع ثانی اسلام و بدر و قبر و حشر۔ اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کا اشارہ حضرت فاروق اعظم کیطرف ہے کیونکہ یہ صفت مخصوصہ آپکا نمایاں خاصہ ہے اور غیظ المنافقین آپکا لقب ہے۔ ع عمر پنجہ پر پیچ دیو مرید۔ اور رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا اشارہ حضرت عثمان غنی کیطرف ہے اور اس وصف میں آپکا کمال حاصل تھا کہ خود شہید ہو گئے مگر مسلمانوں کا کشت و خون نہ ہونے دیا۔ اور تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا کا اشارہ علی المرتضی کیطرف ہے کہ زہد و تقوی اور عبادت میں آپ امتیازی شان رکھتے تھے (نکتہ) اسی ترتیب سے خلفاء اربعہ راشدین نے خلافت پائی اور اسی ترتیب سے دنیا سے رحلت فرمائی

حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق سچے مسلمان اور دل سے پرہیزگار تھے

آیت ۳۲ ارشاد باری ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۵ سورۃ الحجرات پارہ ۲۶ ع ۱ ترجمہ بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جنکا دل اللہ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے ان کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے (شان نزول) ایک صحابی ثابت بن قیس کی سماعت کمزور تھی بات کرنے میں اسکی آواز بلند ہو جایا کرتی تھی تو اس پر حکم نازل ہوا کہ میرے محبوب کی بارگاہ میں اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اب اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کر لی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرنے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر اور فاروق اعظم دل کے امتحان میں اعلی نمبروں پہ فائز ہوئے اور انعام میں بارگاہ الہی سے مغفرت اور اجر عظیم کا طمغہ پایا سبحان اللہ

حضرت عثمان کیلئے بیعت کرنیوالوں پر اللہ تعالیٰ خوش ہو گیا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ شان ہے کہ آپکی حمایت کیلئے حضور پر نور سید دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کرنے والوں پر بھی اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا چنانچہ ارشاد ہوا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا پارہ ۲۶ رکوع ۱۱ (ترجمہ) بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو انکے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا اور بہت سی غنیمتیں جن کو لیں اور اللہ عزت و حکمت والا ہے (شان نزول) مختصر یہ ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشراف قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیت اللہ کی زیارت کیلئے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں اور آپکا ارادہ جنگ کا نہیں ہے قریش نے حضرت عثمان کو روک لیا اور یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ آپ شہید کر دیئے گئے اسپر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور حضور علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی - تو جنکی حمایت میں بیعت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا اظہار فرمایا خود انکی شان کسقدر بلند ہو گئی اور ان پر اللہ تعالیٰ کی رضا کس قدر زیادہ ہو گی - صحابہ کرام کی شان میں بہت سی آیات ہیں اور احادیث صحیحہ کا تو شمار ہی کیا لیکن اب ذرا کتب شیعہ سے بھی ملاحظہ ہو - کہ انہیں انکار کی گنجائش نہ رہے اور حق واضح ہو

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم حق پر عامل تھے

شیعہ کی معتبر کتاب نہج البلاغۃ جز ثانی صد ۸۳ ع ۱۵۹ حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں وَمَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ وَلَا ابْنُ الْخَطَّابِ أَوْلَى بِعَمَلِ الْحَقِّ مِنْكَ - ترجمہ) اور نہ ہی تھے ابن ابی قحافہ (ابوبکر صدیق) اور نہ ابن خطاب (یعنی عمر) حق پر عمل کرنے میں آپ سے بہتر یعنی تینوں برابر حق پر عامل تھے

حضرت عثمان کی تعریف و توصیف بقول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

چنانچہ اسی صفحہ پر ہے قَدْ رَأَيْتَ كَمَا رَأَيْنَا وَسَمِعْتَ كَمَا سَمِعْنَا وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ كَمَا صَحِبْنَا - ترجمہ حضرت عثمان مخاطب ہو کر

حضرت علی فرماتے ہیں بیشک تم نے اسیطرح دیکھا جسطرح ہمنے دیکھا اور سُنا جسطرح ہمنے سُنا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اسیطرح حاضر رہے جسطرح ہم رہے

حضرت عثمانؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے

وہی صفحہ پھر فرماتے ہیں وَقَدْ نِلْتَ مِنْ صِھْرِہٖ (ترجمہ) اور ضرور پایا آپ نے دامادی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی کتاب کے حاشیہ پر ہے فَلِاَنَّہٗ تَزَوَّجَ بِنْتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ رُقَیَّۃَ وَاُمَّ کُلْثُوْمَ تُوُفِّیَتِ الْاُوْلٰی فَزَوَّجَہُ النَّبِیُّ بِالثَّانِیَۃِ - ترجمہ - اسلئے کہ بیشک حضرت عثمان نے رسول مکرم کی دو صاحبزادیوں سے نکاح کیا رقیہ اور ام کلثوم پہلی فوت ہو گئی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسری صاحبزادی کا نکاح کر دیا وَلِذَا سُمِّیَ ذَا النُّوْرَیْنِ اور اسی لئے حضرت عثمان کو ذوالنورین کہا جاتا ہے (سوال) کیا حضور علیہ السلام کی صاحبزادیاں حضرت فاطمہ کے سوا اور بھی تھیں - (جواب) ہاں حضور پر نور سید دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں - شیعہ کی نہایت معتبر کتاب کافی مع شرح صافی ج ۳ حصہ ۲ ص ۱۴۶ و ۱۴۷ باب مولد النبی میں ہے شرح کا ترجمہ فارسی ملاحظہ ہو پس زادہ شد برائے او از خدیجہ پیش از رسالت او قاسم و رقیہ و زینب و ام کلثوم و زادہ شد برائے او بعد از رسالت طیب وطاہر و فاطمہ یعنی تین صاحبزادیاں رقیہ و زینب وام کلثوم دعوائے رسالت سے پہلے اور ایک حضرت فاطمہ بعد دعوے رسالت پیدا ہوئیں ؂ لاکھ انکار یہ کافی شہادت تیری عبرا سی کتاب صافی شرح کافی جزو ۴ حصہ کتاب الایمان والکفر ص ۷۹ میں ہے وبتحقیق دختر داد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم عثمان را - ترجمہ - یعنی بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وصحبہٖ وسلم نے حضرت عثمان کو اپنی لڑکی دی -

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو تسلیم فرمایا

جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرنے لگے تو آپ نے فرمایا وَاللّٰہِ لَاُسَلِّمَنَّ مَا سَلِمَتْ اُمُوْرُ الْمُسْلِمِیْنَ - ترجمہ اللہ کی قسم میں ضرور ضرور تسلیم کئے رکھونگا جبتک مسلمانوں کے کام سلامتی میں رہے تو معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا دم آخر خلیفہ برحق رہے کیونکہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیشہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو تسلیم کئے رکھا اور کبھی مخالفت کی آواز نہ اٹھائی

نوٹ انجمن ہذا کی معاونت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں (نوٹ) مضمون نگار حضرات خاص توجہ فرمائیں (نوٹ) انجمن ہذا کا رکن ہر مسلمان بن سکتا ہے (نوٹ) ترجمان ہذا اراکین کو مفت اور دوسرے قارئین کو ایک آنہ میں ملا کریگا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں

نہج البلاغہ صفحہ ۲۴۹ ج ۲ میں ہے لِلّٰہِ بِلَادُ فُلَانٍ فَلَقَدْ قَوَّمَ الْاَوَدَ وَدَاوَی الْعَمَدَ وَخَلَّفَ الْفِتْنَۃَ وَاَقَامَ السُّنَّۃَ (ترجمہ) لِلّٰہِ بلاد فلاں کا کلمہ تحسین ہے لِلّٰہ در فلاں کی مثل انہیں ضرور بسیار سراہا کیا) حضرت عمر نے کجی کو اور پیچھے چھوڑ الفتنے کو اور قائم کیا سنت کو اور عہد طویل و عرفتنی تعریف وتوصیف بیان فرمائی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قوم کیلئے جائے پناہ تھے

نہج البلاغہ صفحہ ۲۵ ج ۲ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ روم میں خود جانیکے لئے مشورہ کیا تو مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورہ دیا جسکا اختصار یہ ہے کہ آپ اس دور جا بیوالی فوج کیلئے ہی صرف پناہ نہ بنیں۔ اگر آپ چلے گئے تو آپکے بعد لوگوں کا کوئی پرسان حال نہیں جسکی طرف وہ رجوع کرینگے لہذا آپ کسی تجربہ کار کو بھیجدیں اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو یہ آپکا پیارا مقصد ہے اور اگر دوسری چیز شکست ہوئی تو آپ لوگوں کیلئے جائے پناہ اور مسلمانوں کیلئے مرجع ہونگے۔ سبحان اللہ کسقدر باہمی محبت اور خیر خواہی کا ثبوت دیا۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں فوت ہونیوالے قیامت کے دن آمنین کے گروہ میں مبعوث ہونگے

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا عثمان غنی اور وہ تمام صحابہ کرام جو مدینہ طیبہ یا مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے قیامت کے روز امن والوں کے گروہ میں اٹھائے جائینگے چنانچہ شیعہ مذہب کی نہایت مستند اور معتبر کتاب فروع کافی کتاب الحج صفحہ ۵۸۷ میں ہے عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ مَاتَ فِی الْمَدِیْنَۃِ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِی الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (ترجمہ جو شخص مدینہ طیبہ میں فوت ہوگا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امن والوں میں اٹھائیگا۔ نیز صفحہ ۵۸۲ میں مَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ لَمْ یُعْرَضْ وَلَمْ یُحَاسَبْ وَمَنْ مَاتَ مُہَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ حُشِرَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ اَصْحَابِ بَدْرٍ (ترجمہ) جو حرم مکہ یا حرم مدینہ میں فوت ہوا نہ اسکا تعرض (پوچھا) کیا جائیگا نہ محاسبہ کیا جائیگا اور جو ہجرت کرتا ہوا فوت ہوگیا اسکا حشر اصحاب بدر کیساتھ ہوگا اور اصحاب ثلاثہ یقیناً مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے تھے تو روز روشن کیطرح ثابت ہوگیا کہ وہ قیامت کے دن امن میں ہونگے اور بلا حساب وکتاب بہشت میں داخل ہونگے۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ

اصحابِ بدر کی شان بھی نہائت ہی بلند و بالا ہے کہ اُنکی معیّت کو ہجرت کی مدت کا انعام بنایا گیا اور یہ حضرات خلفاء راشدین بدری بھی ہیں۔ اور سنیئے بھی فروع کافی کتاب الحج صـ۵۹۹ میں ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ یا علیُّ من زارنی فی حیاتی او بعد موتی او زارک فی حیوتک او بعد موتک او زار ابنیک فی حیوتہما او بعد موتہما کفلت لہ یوم القیمۃ ان اخلصہ من اھوالہا وشدائدہا حتی اُصیّرہ معی فی درجتی (ترجمہ) نبی کریم رؤف رحیم علیہ وآلہ واصحابہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اے علی جسنے میری زیارت کی میری ظاہری حیاتی میں یا میرے بعد یا تیری زیارت کی تیری حیات میں یا تیرے بعد یا تیرے دو لڑکوں کی زیارت کی انکی حیات میں یا انکے بعد تو میں قیامت کے روز ضامن ہوں اس بات کا کہ اس کو قیامت کے تمام خطروں اور تمام مصیبتوں سے چھڑا دوں یہاں تک کہ اسکو اپنے ساتھ اپنے درجہ جنت میں لے جاؤں اور اسی کے مماثل صـ۵۸۲ میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطاب مروی ہے تو ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان اور دیگر تمام صحابہ کرام جو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امامین کریمین حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت پر مسرت وبشارت سے مشرف ہوئے سب جنتی ہیں اور جنت ہی پائینگے بفضلہ وکرمہ تعالیٰ شیعہ کی نہائت مستند اور معتبر کتابوں سے صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی حقانیت اور صداقت نور روشن کیطرح واضح ہوئی والفضل ما شہدت بہ الاعداء جو اعداء بھی شہادت دیں فضیلت اسکو کہتے ہیں اب ذرا رونے پیٹنے اور بے صبری کا مظاہرہ کرنیکا حکم بھی انہیں کے معتبر محدث اور متعصب شیعی محمد بن یعقوب کلینی کی کتاب جامع کافی سے بغور ملاحظہ فرمائیں کہ حق واضح ہو۔

صبر ایمان کا سر ہے

شیعہ مذہب کی کتاب اصول کافی مع شرح صافی کتاب الایمان والکفر باب الصبر صـ۱۷۵ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا الصبر من الایمان بمنزلۃ الراس من الجسد ولا ایمان لمن لا صبر لہ ایمان کیلئے صبر جسم کیلئے سر کے مرتبہ میں ہے اور اس شخص کے پاس ایمان نہیں جس کے پاس صبر نہیں اسی کی مثل بعبارات متقاربہ اسی صفحہ پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور صـ۱۷۳ میں خود حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے اور صـ۱۷۶ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

صبر کی وصیتیں

صافی شرح کافی وکافی صـ۱۷۵ باب الصبر میں ہے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ

[illegible]

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد حضرت علی زین العابدین نے مجھے اپنے سینہ سے لگا کر فرمایا جبکہ آپکا آخری وقت تھا کہ بیٹا میں تجھے وصیت کرتا ہوں اُس چیز کی جسکی میرے باپ امام حسین علیہ السلام نے مجھے اپنے آخری وقت (مقام کربلا میں میدان میں تشریف لے جاتے وقت) وصیت فرمائی تھی اور اسکی وصیت کرتا ہوں جو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے مجھے وصیت فرمائی تھی وہ یہ کہ لئے میرے پیارے بیٹے آنے والے کام پر صبر کرنا کہ یہ حکم رسول علیہ السلام پر قرآن کریم میں نازل ہوا خواہ وہ صبر ظاہر میں کتنا ہی سخت کڑوا ہو

صبر نہایت ضروری ہے

نہج البلاغہ ص ۲۵۶ ج ۲ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کو غسل دیتے وقت عرض کیا وَلَوْلَا اَنَّکَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْجَزَعِ لَاَنْفَدْنَا عَلَيْكَ مَاءَ الشُّئُوْنِ وَلَكَانَ الدَّاءُ مُمَاطِلًا وَالْكَمَدُ مُحَالِفًا وَقَلَّا لَكَ (ترجمہ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آپ نے صبر کرنے کا حکم نہ فرمایا ہوتا اور جزع فزع سے نہ روکا ہوتا تو ہم آپ کے فراق میں اتنا روتے کہ سر کے تمام چشموں کا پانی ختم کر دیتے اور ضرور ہو جاتی یہ بیماری لاعلاج اور ہو جاتا یہ غم لازم اور یہ دونوں آپ کیلئے بہت ہی قلیل ہیں یعنی ایسا کرنے سے بھی دل نہ بھرتا

صبر کا اجر

اصول کافی مع شرح صافی ص ۱۷۹ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام مَنِ ابْتُلِيَ بِبَلَاءٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِ كَانَ لَهُ اَجْرُ اَلْفِ شَهِيْدٍ یعنی جو مصیبت زدہ اپنی مصیبت پر صبر کرے اس کیلئے ہزار شہید کے برابر ثواب ہے

گھبراہٹ اور بے صبری کیا ہے

فروع کافی کتاب الجنائز عن جابر عن ابی جعفر قال قلت لہ ما الجزع قال اشد الجزع الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجہ والصدر وجز الشعر من النواصی ومن اقام النواحۃ فقد ترک الصبر واخذ فی غیر طریقہ ومن صبر واسترجع وحمد اللہ عز وجل فقد رضی بما صنع اللہ ووقع اجرہ علی اللہ ومن لم یفعل ذلک جری علیہ القضاء وھو ذمیم واحبط اللہ اجرہ (ترجمہ) جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام ابو جعفر محمد باقر رضی

ملنے کا پتہ انجمن حزب الرحمٰن شعبہ تبلیغ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور